سوال

(260) بھانجی کو وارث بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احمد پور سے رابعہ خاتون لکھتی ہیں۔ کہ میری کوئی اولاد نہیں ہے صرف خاوند اور بھائی بہنیں بقید حیات ہیں میری جائیداد صرف ایک مکان ہے۔ میں نے اپنی بھانجی کو بیٹی بنایا ہوا ہے۔ جو میری خدمت بھی کرتی ہے کیا میری جائیداد سے اس بھانجی کا کوئی حصہ بنتا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہن بھائیوں کی موجودگی میں بھانجی شرعاً حقدار نہیں ہے۔ وفات کے وقت اگر سوال میں زکر کردی رشتہ دار زندہ رہے تو مکان کے وارث ہوں گے تقسیم یوں ہوگی۔ کہ خاوند کو نصف اور باقی نصف بہن بھائی اس طرح تقسیم کریں کہ بھائی کو بہن سے دوگنا حصہ ملے سوال میں بہن بھائیوں کی تعداد ظاہر نہیں کی گئی اس لئے حصوں کا تعین نہیں ہوسکتا بھانجی کو وراثت کے طور پر کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ چونکہ وہ خدمت گار ہے اس لئے اس کے حق میں وصیت کی جاسکتی ہے۔ جس کا ضابطہ حسب زیل ہے۔

1۔ وصیت کی صورت میں 3/1 سے زائد نہ بہتر ہے۔ کہ اس سے کم حصہ کی وصیت کی جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت میں ایک تہائی کو بہت زیادہ قرار دیا ہے۔

2۔ وصیت شرعی وارث کے لئے نہ کی جائے یعنی جن ورثاء کو بطور وراثت حصہ ملنا ہے۔ ان کے لئے وصیت ناجائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کو اس کا حق دے دیا ہے۔ اب وارث کے لے وصیت درست نہیں۔''

3۔ وصیت کسی ناجائز کام کے لئے نہ ہو اگر کسی ناجائز کام کام کے لئے وصیت کی یا کسی جائز وارث کے لئے وصیت کردی تو اسے نافذ العمل نہیں قرار دیا جائے گا۔ بلکہ ایسی ناجائز وصیت کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

مذکورہ بالا شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھانجی کے حق میں وصیت تو کی جاسکتی ہے۔ لیکن وراثت کے طور پر اسے کچھ نہیں ملے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:290